سوال

حیات النبی ﷺ

جواب

حدیث (الأنبیاء أحیاء فی قبورہم یصلون) کی استنادی حیثیت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث (الأنبیاء أحیاء فی قبورہم یصلون) کی استنادی حیثیت کیا ہے۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! اس حدیث کو امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ (رواہ البزار وصححہ الألبانی فی صحیح الجامع (2790)) انبیاء کرام بشمول سید الانبیاء والمرسلین ﷺ اپنی قبروں میں ویسے ہی زندہ ہیں، جیسے شہید اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ صحیح حدیث میں سیدنا ابو الدرداء سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: «أکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ، فإنہ مشھود تشھدہ الملائکۃ، وإن أحدا لن یصلی علی إلا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا قال: قلت: وبعد الموت؟ قال: وبعد الموت، إن اللہ حرم علی الأرض أن تأکل أجساد الأنبیاء، فنبی اللہ حی یرزق» ... سنن ابن ماجہ وحسنہ الألبانی فی صحیح الترغیب ''مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ اس دن فرشتے جمع ہوتے ہیں، اور جب تم سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ موت کے بعد بھی؟ فرمایا: موت کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کو جسم مبارک کو کھانا حرام کردیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہوتے اور رزق دیئے جاتے ہیں۔'' اسی طرح سیدنا انس سے مروی ایک اور صحیح حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: الأنبیاء أحیاء فی قبورہم یصلون ... مسند البزار، وصححہ الألبانی رحمہ اللہ ''انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔'' لیکن یہ بات واضح رہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء وغیرہ کی یہ زندگی برزخی زندگی ہے، جس کا دنیاوی زندگی سے کوئی تعلق نہیں، اور نہ ہی دنیا میں موجود زندہ لوگ اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ بلکہ جیسے ہی انبیاء وشہداء فوت ہوتے ہیں، ان کی برزخی زندگی شروع ہوجاتی ہے، لیکن دفنانے سے پہلے وہ ہمارے سامنے تو مردہ ہی ہوتے ہیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ انبیاء کرام اور شہداء وغیرہ کی قبر کی زندگی برزخی ہے، جسے دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ فرمان باری ہے: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ أموات بل أحیاء ولکن لا تشعرون ''جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید ہوجائیں، انہیں مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم (اے انسانو) شعور نہیں رکھتے۔'' یہ آیت کریمہ بہت واضح دلیل ہے کہ ہم اس برزخی زندگی کے معاملات نہیں سمجھ سکتے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث